اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / ستراھواں اجلاس (پندرھویں نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز بدھ مورخہ 19/نومبر 2025ء بمطابق ۲۷/جمادی الاوّل ۱۴۴۷ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	وقفہ سوالات۔	04
3	رخصت کی درخواستیں۔	05
4	پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ کا پیش ومنظور کیا جانا۔	05

جلد 17 ☆☆☆ شمارہ 15

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب خالد احمد قمبرانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز بدھ مورخہ 19 /نومبر 2025ء بمطابق ۲۷/ جمادی اوّل ۱۴۴۷ھ۔

بوقت شام 3:45 منٹ پرزیرصدارت کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی ، اسپیکر،

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَّ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یَسْئَلُکَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَۃِ ط قُلْ اِنَّمَا عِلْمُھَا عِنْدَ اللّٰہِ ط وَ مَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ السَّاعَۃَ تَکُوْنُ قَرِیْبًا ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰہَ لَعَنَ الْکٰفِرِیْنَ وَاَعَدَّ لَھُمْ سَعِیْرًا ﴿۶۴﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ج لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ﴿۶۵﴾ یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْھُھُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰہَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾

پارہ نمبر ۲۲ سورۃ الاحزاب آیات نمبر ۶۳ تا ۶۶

ترجمہ: لوگ تجھ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔تو کہہ دے کہ اُسکا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ تجھے کیا خبر بہت ممکن ہے کہ قیامت بالکل ہی قریب ہو۔اللہ تعالیٰ نے کافروں پرلعنت کی ہے اوراُن کیلئے بھڑکتی ہوئی آگ تیارکررکھی ہے۔جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔تو یہ حامی اورمددگارنہ پائیں گے اُس دن اُنکے چہرے آگ میں اُلٹ پلٹ کیئے جائیں گے۔حسرت اورافسوس سے کہیں گے کہ کاش کہ ہم اللہ اوررُسول کی اطاعت کرتے۔صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم۔

جناب اسپیکر: اَعُوذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہ '۔میَں اپنی جانب سے اور آپ سب کی جانب سے BUITEMs کے طلباء اور طالبات کو بلوچستان اسمبلی آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ (ڈیسک بجائے گئے) اور ساتھ ہی ساتھ ہمارے گل محمد جکھرانی صاحب پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما کو بھی انکے شرکاء کے ہمراہ بلوچستان آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات۔

مورخہ 14 نومبر 2025ء کو اسمبلی کی نشست میں میر یونس عزیز زہری صاحب قائد حزبِ اِختلاف کی جانب سے سوال نمبر 291 جو محکمہ پی اینڈ ڈی سے متعلق تھا محکمہ پی اینڈ ڈی کی جانب سے تسلی بخش جواب موصول نہ ہونے پر چیئر مین کی جانب سے جاری رُولنگ کی روشنی میں مذکورہ سوال پر محکمہ پی اینڈ ڈی سے مفصل جواب اسمبلی سیکرٹریٹ کو موصول ہو چکا ہے جو محرک کے سامنے ٹیبل کر دیا گیا ہے۔سید ظفر علی آغا صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 119 دریافت فرمائیں۔

سید ظفر علی آغا: سوال نمبر 119۔

جناب اسپیکر: concerned minister please محکمہ QDA اسفندیار کاکڑ صاحب۔ظہور بلیدی صاحب! آپ جواب دینا چاہیں گے؟ یا منسٹر صاحب کی غیر حاضری کی وجہ سے سوال نمبر 119 کو next session تک defer کیا جاتا ہے۔میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 56 دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: thank you جناب اسپیکر صاحب! سوال نمبر 56 ۔

نوابزادہ محمد زرین خان مگسی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت،ثقافت،قانون و پارلیمانی امور): جی جواب attach ہے۔تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جی concerned ۔جی۔

میر زابد علی ریکی: جی! یہ کس کا ہے؟ بابا غلام رسول ہیں یا کون ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت،ثقافت،قانون و پارلیمانی امور): جی اُن کے behalf پر آپ کو جواب دے رہا ہوں۔

میر زابد علی ریکی: نہیں بابا غلام رسول ہو جائیں تو بہتر ہے جناب اسپیکر صاحب! میں نے دس دفعہ اُس کو ہر سوال کی میں نے اُس کے ساتھ بیٹھ کے بات بھی کی ہوئی ہے تو۔نہیں ہوسکتا ہے رُول میں آیا ہے آئین میں آیا ہے سب چیز آئی ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: اصل میں ایسا ہے۔یہ ہے کہ۔۔۔

میر زابد علی ریکی: 26ویں ترامیم میں آیا ہوا ہے آپ پتہ نہیں ہے پھر اس لئے۔

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں ترمیم کے مطابق وہ اسمبلی سیشن میں آ کے سوالوں کے جواب دے سکتے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: دے سکتے ہیں جی ہاں۔

جناب اسپیکر: جی ہاں۔تو اِس لئے جتنے بھی questions ہیں میر زابد علی ریکی کے سوال نمبر ،56، 175اور 306، نوابزادہ میر ظفراللہ زہری صاحب چونکہ وہ بھی یہاں موجود نہیں ہیں انکے سوال نمبر 271، 272، 273 again سوال نمبر 274اور 275 تمام questions محکمہ محنت وافرادی قوت سے متعلق ہیں وہ اُن کے جو concerned minister ہے یا advisor ہیں چونکہ وہ یہاں موجود نہیں ہیں تمام سوالوں کو defer کیا جاتا ہے۔وقفہ سوالات ختم۔

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ سیکرٹری اسمبلی: جناب اسفندیار خان کاکڑ صاحب، حاجی نور محمد دُمڑ صاحب، جناب بخت محمد کاکڑ صاحب اور میر جہانزیب مینگل صاحب نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب اسپیکر: **پبلک اکاؤنٹ کمیٹی کی رپورٹ کا پیش و منظور کیا جانا ہے۔**

چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی قواعد وانضباطِ کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 162 کے تحت مجلس کی رپورٹ برا یگزامینیشن آف اسپیشل آڈٹ رپورٹ آن دی اکاؤنٹس آف چیئرمین بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ برائے مالی سال 2017-18ء تا 2021-22ء آڈٹ سال 2022-23ء پیش کریں۔

جناب اصغر علی ترین: میں چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 162 کے تحت مجلس کی رپورٹ برا یگزامینیشن آف اسپیشل آڈٹ رپورٹ آن دی اکاؤنٹس آف چیئرمین بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ برائے مالی سال 2017-18ء تا 2021-22ء آڈٹ سال 2022-23ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ برا یگزامینیشن آف اسپیشل آڈٹ رپورٹ آن دی اکاؤنٹس آف چیئرمین بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ برائے مالی سال 2017-18ء تا 2021-22ء آڈٹ سال 2022-23ء ایوان

پیش ہوئی۔ چیئرمین پبلک اکاؤنٹ کمیٹی مجلس کی رپورٹ برا یگزامینیشن آف اسپیشل آڈٹ رپورٹ آن دی اکاؤنٹس آف چیئرمین بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ برائے مالی سال 18-2017ء تا 22-2021ء آڈٹ سال 23-2022 بابت تحریک پیش کریں۔

جناب اصغر علی ترین: میں چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی پی اے سی تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس کی رپورٹ بر ایگزامینیشن آف اسپیشل آڈٹ رپورٹ آن دی اکاؤنٹس آف چیئرمین بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ برائے مالی سال 18-2017ء تا 22-2021ء آڈٹ سال 23-2022ء کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا رپورٹ برا یگزامینیشن آف اسپیشل آڈٹ رپورٹ آن دی اکاؤنٹس آف چیئرمین بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ برائے مالی سال 18-2017ء تا 22-2021ء آڈٹ سال 23-2022ء کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔ چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی مجلس کی رپورٹ برا یگزامینیشن آف اسپیشل آڈٹ رپورٹ آن دی اکاؤنٹس آف چیئرمین بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ برائے مالی سال 18-2017ء تا 22-2021ء آڈٹ سال 23-2022ء کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

جناب اصغر علی ترین: میں چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس کی رپورٹ برا یگزامینیشن آف اسپیشل آڈٹ رپورٹ آن دی اکاؤنٹس آف چیئرمین بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ برائے مالی سال 18-2017ء تا 22-2021ء آڈٹ سال 23-2022ء کے مجلس کی سفارشات کے بموجب قاعدہ نمبر (3) 149 جسے قاعدہ 171 کے ساتھ پڑھا جائے کے تحت منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا مجلس کی رپورٹ برا یگزامینیشن آف اسپیشل آڈٹ رپورٹ آن دی اکاؤنٹس آف چیئرمین بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ برائے مالی سال 18-2017ء تا 22-2021ء آڈٹ سال 23-2022ء کو منظور کیا جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ برا یگزامینیشن آف اسپیشل آڈٹ رپورٹ آن دی اکاؤنٹس آف چیئرمین بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ برائے مالی سال 18-2017ء تا 22-2021ء آڈٹ سال 23-2022ء کو منظور کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: **مجلس قائمہ برمحکمہ بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی (بی ڈی اے) کی رپورٹ کا پیش و منظور کیا جانا۔**

چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی (بی ڈی اے) تحریک پیش کرینگے مجلس کی رپورٹ بر بلوچستان سیف اینڈ انوائرمنٹل ساؤنڈ ریسائیکلنگ آف شپس کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 30 مصدرہ 2025ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب اشوک کمار: میں اشوک کمار چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی (بی ڈی اے) تحریک پیش کرینگے مجلس کی رپورٹ بر بلوچستان سیف اینڈ انوائرمنٹل ساؤنڈ ریسائیکلنگ آف شپس کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 30 مصدرہ 2025ء) کو ایوان میں پیش کرنے کی بابت آج مورخہ 19 نومبر 2025 تک توسیع دینے کی منظوری دی جائے

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا مجلس قائمہ برمحکمہ بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی (بی ڈی اے) تحریک پیش کرینگے مجلس کی رپورٹ بر بلوچستان سیف اینڈ انوائرمنٹل ساؤنڈ ریسائیکلنگ آف شپس کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 (مسودہ قانون نمبر 30 مصدرہ 2025ء) کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 19 نومبر 2025ء تک توسیع دینے کی منظوری دی جاتی ہے۔ مجلس چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی بی ڈی اے مجلس قائمہ برمحکمہ بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی (بی ڈی اے) تحریک پیش کرینگے مجلس کی رپورٹ بر بلوچستان سیف اینڈ انوائرمنٹل ساؤنڈ ریسائیکلنگ آف شپس کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 30 مصدرہ 2025ء) کریں۔

جناب اشوک کمار: میں اشوک کمار چیئرمین مجلس قائمہ محکمہ بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی مجلس قائمہ برمحکمہ بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی (بی ڈی اے) تحریک پیش کرینگے مجلس کی رپورٹ بر بلوچستان سیف اینڈ انوائرمنٹل ساؤنڈ ریسائیکلنگ آف شپس کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 30 مصدرہ 2025ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی بی ڈی اے مجلس قائمہ برمحکمہ بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی (بی ڈی اے) تحریک پیش کرینگے مجلس کی رپورٹ بر بلوچستان سیف اینڈ انوائرمنٹل ساؤنڈ ریسائیکلنگ آف شپس کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 30 مصدرہ 2025ء) پیش کریں پیش ہوگئی ہے۔ وزیر برائے محکمہ بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی بلوچستان سیف اینڈ انوائرمنٹل ساؤنڈ ریسائیکلنگ آف شپس کا مسودہ ہے قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 30 مصدرہ 2025ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: میں وزیر برائے محکمہ بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان سیف اینڈ انوائرمنٹل ساؤنڈ ریسائیکلنگ آف شپس کا مسودہ ہے قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 30 مصدرہ 2025ء) کومجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا بلوچستان سیف اینڈ انوائرمنٹل ساؤنڈ ریسائیکلنگ آف شپس کا مسودہ ہے قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 30 مصدرہ 2025ء) کومجلس کے سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جاتا ہے۔وزیر برائے محکمہ بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی بلوچستان سیف اینڈ انوائرمنٹل ساؤنڈ ریسائیکلنگ آف شپس کا مسودہ ہے قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 30 مصدرہ 2025ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: میں وزیر برائے محکمہ بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان سیف اینڈ انوائرمنٹل ساؤنڈ ریسائیکلنگ آف شپس کا مسودہ ہے قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 30 مصدرہ 2025ء) کومجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔بلوچستان سیف اینڈ انوائرمنٹل ساؤنڈ ریسائیکلنگ آف شپس کا مسودہ ہے قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 30 مصدرہ 2025ء) کومجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

میڈم راحیلہ حمید خان درانی (وزیر محکمہ تعلیم): جناب اسپیکر صاحب! میں اسی حوالے سے کچھ بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب اسپیکر: جی بتائیں۔

وزیر محکمہ تعلیم: کل پرسوں جو اجلاس تھا اُس میں بھی صادق عمرانی صاحب نے کہا تھا کہ جو بھی چیز ٹیبل ہوتی ہے کم از کم ہم اسے پڑھ لیں کہ ہم کیا منظور کر رہے ہیں۔آج بھی یہ نہ ہم تک پہنچا اس وقت ٹیبل پہ آیا۔اور دوسرا یہ جو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی جو رپورٹ ہے اس کا تعلق بھی میرے ہی ڈیپارٹمنٹ سے ہے I did not get any copy of this اور اس کو نہ ہمیں پڑھنے کا موقع ملا نہ کچھ۔تو میرے خیال میں اگر میری suggestion ہے۔سر! یہ ایک تو اسمبلی کو میں نہیں کہہ رہی۔یہ جو ہمارے یہ جو خاص طور پر یہ رپورٹ ہے۔یہ جب بھی پبلک اکاؤنٹ کمیٹی کے چیئرمین نے بھی پیش کی ہے کم از کم میں نے انہیں personally بھی ریکویسٹ کی تھی۔اصغر ترین صاحب کو کہ جب بھی کسی

ڈیپارٹمنٹ کے concerned آپ جو بھی چیز کرتے ہیں اس کے منسٹر کو ویسے آپ بلا لیا کریں یا دیکھ لیا کریں کہ کیا ہے ۔اور جب اس کے خاص طور پر جب رپورٹ پیش آنے لگتی ہے تو آپ مجھ سے کم از کم اسکو اس کے Knowledge میں لے آیا کریں۔ تو میری یہ request ہے آپ کے توسط سے اگر یہ ہو جائے۔ thank you

جناب اسپیکر: Thank you very much .جی چیئرمین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! ایک تو رولز میں یہ نہیں ہے کہ ہم concerned منسٹر کو inform کریں۔ یہ رولز میں کہیں بھی نہیں ہے رولز سے ہٹ کر اگر ہم کرتے ہیں بالکل وہ اگر میڈم کہتی ہیں ہم کریں گے ایک دفعہ میڈم نے ہم سے کہا۔لیکن دیکھیں! ڈیپارٹمنٹ جب آتا ہے اسپیکر صاحب! اس کے سیکرٹریز اس کے DGs ایڈیشنل سیکرٹری یہ سارا انہی کا اسٹاف ہے ہمارا اسٹاف نہیں ہے ۔تو بجائے یہ کہ پی اے سی کے چیئر مین کے یا پی اے سی کے ممبران کا نام لے کر کہیں جی مجھے نہیں بلایا گیا۔ تو آپ اپنے سیکرٹری صاحب اپنی ڈی جی صاحب ایڈیشنل سیکرٹری صاحب ان سے پتہ کریں کہ جب 15 دن پہلے آپ کو نوٹس دیا جاتا ہے کہ بھئی یہی آپ کے پہلے آڈٹ نے بنایا ہے۔ آپ نے آنا ہے۔تو میڈم کو چاہیے کہ اپنے ڈیپارٹمنٹ سے کہیں کہ ہے کہ وہ ان کو on board لیں۔اور دوسری بات اگر کوئی آنا چاہتا ہے پی اے سی کا ممبر نہیں ہے اسمبلی کا ممبر ہے آتا ہے ہم نے welcome کہا مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ گوادر کے حوالے سے تین چار دفعہ آئے بیٹھے ہیں۔ ہم نے ان کو welcome کیا تھا کہ جی آپ کو بہتر پتہ ہے تو میڈم کو چاہیے کہ اپنے ڈیپارٹمنٹ سے گلہ کریں کہ میڈم کو on board لے لیں ۔ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اگر میڈم آتی ہیں thank you

جناب اسپیکر: thank you ٹھیک ہے۔جی

وزیر محکمہ تعلیم: اسپیکر صاحب! something we are very professional member. here گلہ It is not a میں نے کوئی گلہ نہیں کیا ہے ۔میں نے صرف یہ کہا ہے کہ ہم اُن سے یہ request کرر ہے ہیں۔ our taking very personal and I am surprised ۔میں صرف یہ کہہ رہی ہوں کہ اگر آپ اپنے رولز میں بھی کم از کم جب میں اسپیکر تھی ۔تو ہم نے کوئی 60 سے above amendment کی تھی ۔تو رولز تو ہمارے لئے ہوتے ہیں ۔لوگوں کے لئے ہوتے ہیں ۔میں کوئی گلہ اور something نہیں کررہی ۔میں صرف یہ بتارہی ہوں کہ انفارمیشن ۔ یہ تک نہ میرے ڈیپارٹمنٹ کو پہنچی ہے اور نہ وہ ہے کہ مجھے کم از کم صرف ہم ایک بات کرر ہے تھے ۔کہ colleague کی حیثیت سے کہ آپ اگر پبلک اکاونٹس کمیٹی کے آج آپ

چیئر مین ہیں کل کوئی اور ہوگا۔تو کم از کم ہمیں ایک اچھے انداز میں ایک دوسرے کو deal کرنا چاہیے۔مَیں کوئی گلہ وغیرہ نہیں کررہی تھی۔

جناب اسپیکر: thank You اُس پر گزارش صرف اتنی ہے کہ آپ کے محکمے کے جس طرح چیئر مین صاحب نے فرمایا ہے کہ آپ کے سارے جو آپ کے under کام کررہے ہیں، سیکرٹری ہے، انڈر سیکرٹری ہے باقی وہ سب اس کمیٹی کے ممبر ہوتے ہیں وہاں موجود ہوتے ہیں اُن کے سامنے ساری چیزیں discuss ہوتی ہیں اور پھر ہماری حد تک جو ذمہ داری ہے وہ سیکرٹری صاحب آپ کو سارے ایجنڈے کیساتھ WhatsApp group پر بھی شیئر کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ by hand آپ لوگوں کو بھی سارے ٹیبل بھی کرتے ہیں۔آپ کی suggestions آئی ہے چیئر مین صاحب دیکھ لیتے ہیں۔ہم کوئی extra ذمہ داری اُن پر نہیں ڈال سکتے ہیں کہ وہ خواہ مخواہ اس رولز اینڈ ریگولیشن سے ہٹ کے کوئی ایسا کام اُن سے کروائے تقریباً شاید اُسکی jurisdiction میں نہیں تھا۔ Thank you very much ۔

جناب اسپیکر: **بلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 39 مصدر 2025ء) کا پیش کیا جانا۔**

وزیر برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی بلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 39 مصدر 2025ء) پیش کریں۔

انجینئر عبدالمجید بادینی (پالیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق): بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم ۔ مَیں عبدالمجید بادینی پالیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی کی جانب سے بلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 39 مصدرہ 2025) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 39 مصدرہ 2025ء) پیش ہوا۔لہٰذا اسے متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: **بلوچستان انسداد گداگری کا مسودہ قانون مصدرہ 2025 ء (مسودہ قانون نمبر 40 مصدرہ 2025ء) کا پیش کیا جانا۔**

وزیر برائے محکمہ سوشل ویلفیئر بلوچستان انسداد گداگری کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 40 مصدرہ 2025ء) پیش کریں۔

حاجی ولی محمد نورزئی (پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر): بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم ۔مَیں حاجی ولی محمد نورزئی

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ سوشل ویلفیئر کی جانب سے بلوچستان انسداد گداگری کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 40 مصدرہ 2025ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان انسداد گداگری کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 40 مصدرہ 2025ء) پیش ہوا۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ سوشل ویلفیئر بلوچستان انسداد گداگری کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 40 مصدرہ 2025ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: مَیں حاجی ولی محمد نورزئی پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ سوشل ویلفیئر تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان انسداد گداگری کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 40 مصدرہ 2025ء) پیش کرنے کی بابت قاعدہ 84 اور (2) 85 کے تقاضوں کو Exempt قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: آپ کیوں exemption مانگ رہے ہیں؟ اس کو کمیٹی جانے سے کیوں آپ روک رہے ہو؟ میرا سوال ہے آپ exemption کیوں مانگ رہے ہیں ۔منسٹر صاحب! آپ بتائیں ۔ exemption کی کیا وجوہات ہوسکتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: کیونکہ یہ ضروری ہے کہ یہ ہوجائے، کیونکہ یہ بل بہت پہلے سے پڑا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں، ابھی ایمرجنسی کیا ہے جس کی بنیاد کے اوپر ہم اس کو کمیٹی سے روک دیں اور یہاں اس کو آپ exemption دے دیں۔ میرے خیال میں تو leader of the House چیف منسٹر صاحب کی بھی یہی ہدایات ہیں جو بھی بل آتا ہے اُس کو کمیٹی کے پاس جانا چاہیے۔لیکن آج پھر میرے پاس سی ایم صاحب کا sign کیا ہوا letter آیا ہے اُنہوں نے exemption کیلئے کہا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس کو exempt کیوں قرار دیا جائے وجہ کیا ہے، ایمرجنسی کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: کیونکہ شہر میں اس کا بڑا مسئلہ چل رہا ہے اس سے بہت عرصہ سے میڈیا کے توسط سے اس میں بہت سی باتیں چل رہی ہیں میڈیا پر، گداگری کیلئے بہت سے ٹائم سے یہ بل پڑا ہوا ہے۔تو اس وجہ سے exempt چاہیے۔اس میں کوئی ایسا مسئلہ تو ہے نہیں۔سب اس بل پر agree ہیں۔

جناب اسپیکر: میرے خیال میں اگر ایمرجنسی نہیں ہے تو پھر اس کی exemption کی ضرورت نہیں ہے۔اس کو قائمہ کمیٹی کے سپرد کر دیتے ہیں۔تاکہ بے شک چلیں جائیں وہاں اس کو examine کرلیں۔اس کی detail رپورٹ آجائیگی اور پھر ہوجائیگا۔

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: ووٹنگ کر دیں۔

جناب اسپیکر: نہیں، نہیں ووٹنگ نہیں۔ میری صوابدید ہے ووٹنگ کے متعلق نہیں ہوگا۔ آپ exemption مانگ رہے ہیں لیکن exemption کیلئے آپ نے کوئی justification نہیں دی ہے کہ کیوں کیا جائے۔ ووٹنگ اپنی جگہ پر ٹھیک ہے، لیکن میرا آپ نے کہا تھا۔ ووٹنگ کی طرف ہم اُس وقت جائیں گے۔ منسٹر صاحب! میری گزارش یہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ جو بھی آپ کے اس طرح کے بل آتے ہیں ہم اُن کو، کمیٹیاں اسی لئے بنی ہیں کہ وہ تفصیل کے ساتھ اُن کا جائزہ لیں اور ایک تفصیل اُن کی reccomendations آتی ہیں ہاؤس میں پھر اُسمیں آپ ویسے بھی گورنمنٹ ٹریژری اکثریت میں ہے اُن کے لئے کوئی issue نہیں ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسی ایمرجنسی ہو خدانخواستہ جس کی بنیاد پر وہ کام اگر نہ ہو تو کوئی ایمرجنسی create ہوسکتی ہے۔ پھر تو آپ کی بات صحیح ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: سر! ایک تو یہ بل بہت عرصے سے پڑا ہوا ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ ہر چوک پر کوئی مہمان جو باہر سے آتا ہے، کوئی ادھر آپ کسی چوک پر کھڑے نہیں ہوسکتے آپ کے شیشے کھٹکھٹاتے ہیں۔ دوسرے آپ کسی چوک پر کھڑے نہیں ہوسکتے ہے۔ تو اس وجہ سے آپ کو اتنی تنگ کرتا ہے کہ لوگ سارے اس عذاب میں مبتلا ہیں۔ وہ یہی چارہے ہیں کہ جلدی سے جلدی یہ بل ہوجائے تاکہ یہ کام جلدی ہوسکے اور یہ بل پاس ہوسکے۔

جناب اسپیکر: one by one یونس عزیز زہری صاحب۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): وزیر صاحب اتنی جلدی میں ہیں مجھے یہ surety دے دیں کہ وہ ایک مہینہ میں گداگری کو ختم کریں۔ ٹھیک ہے ناں کوشش ہے، آپ اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں کوئی جلدی نہیں ہے اس پر کوئی قدغن نہیں ہے۔ کمیٹی دس، پندرہ دن کے اندر کمیٹی اپنی رپورٹ دے دے گی۔ اگلے سیشن میں پیش کر دیں گے۔ میرے خیال میں اس پر کوئی جلدی کی بات نہیں ہے۔ کیوں ہم چیزوں کو controversion بنا رہے ہیں۔ کمیٹی کے حوالے کر دیں، کمیٹی بھی آپ کے پاس ہے۔ کمیٹی بھی گورنمنٹ کے پاس ہے۔ تو اُس کو پاس کرلیگی دیکھ لے گی کہ اگر اُس میں کوئی چیز ایسی ہے چھوٹی موٹی کوئی چیز ہے تو اُس کو ٹھیک کر کے واپس ایوان میں پیش کر دیں گے۔ میرے خیال میں کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔

جناب اسپیکر: علی مدد جتک صاحب۔

حاجی علی مدد جتک: جناب اسپیکر! ہم اس شہر کے باشندے ہیں ہم سب اسی شہر میں رہتے ہیں، چاہے باہر سے دوست آئے ہیں اسی شہر میں۔ اور اتنا گداگروں نے تنگ کیا ہے لوگوں کو کہ آپ کی گاڑی کسی بھی ٹریفک پوائنٹ پر رک جاتی ہے تو ٹک ٹک زبردستی کوئی خواتین ہوں، بالکل لوگ تنگ ہو چکے ہیں ان سے تو اس کو میرے خیال سے یہ ایک مہینہ

پہلے بل پیش کیا گیا ہے۔تو اس کو ہمارے جو پارلیمانی سیکرٹری ہے اسکو منظور کیا جائے۔دوستوں سے گزارش ہے کہ کمیٹی میں جائے تو پھر لمبا ہوگا۔ابھی سردیوں کا موقع ہے کم سے کم گداگر ابھی کم ہے۔ورنہ گرمیوں میں دو،تین صوبوں سے آکر اور یہ چوریاں بھی کرتے ہیں بھیک مانگتے ہیں تو مَیں آپ سے request کرتا ہوں مَیں اس کی حمایت کرتا ہوں کہ اس بل کو منظور کیا جائے،اور ایوان کی رائے لی جائے جو اکثریت رائے ہے وہ قابل قبول ہوگا۔

جناب اسپیکر: جی مینا مجید صاحبہ۔

محترمہ مینا مجید بلوچ(مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ کھیل وامور نوجوانان): جناب اسپیکر! Sir! Thank you for you ہم بالکل اس کی حمایت کرتے ہیں اور مَیں سمجھتی ہوں اور request بھی کرتے ہیں ہم اپوزیشن لیڈر کو کہ اسکو کمیٹی کے حوالے نہ کریں۔کیونکہ اتنا بڑا ایشو نہیں ہے کہ ہم اس کو کمیٹی کے حوالے کریں۔اس پر سوچ بچار کریں سب کو تنگ کیا ہوا ہے یہ گداگری بلوچستان بالخصوص کوئٹہ کے لئے بہت بڑا مسئلہ بن چکا ہے۔سیکرٹریٹ میں دوپٹہ آپ کا کھینچ لیتے ہیں ہاتھ سے آپ کو پکڑتے ہیں،باقی باہر تو چھوڑیں اتنے زیادہ ہوگئے ہیں۔تو مَیں سمجھتی ہوں اجازت دی جائے اور اس میں ایوان کی رائے لی جائے۔

جناب اسپیکر: آپ کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ اس کی حمایت کرتی ہیں۔مطلب اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو آپ سمجھتی ہیں کہ کمیٹی میں discuss ہوگی اور پھر وہ آئیگی۔hold one by one please اسد بلوچ صاحب۔one by one please جی جی سر! please!

میر اسد اللہ بلوچ: thank you جناب اسپیکر صاحب! جہاں تک کہ یہ بل جو آپ پیش کررہے ہیں اس میں ایک پہلو کو ہم دیکھ رہے ہیں دوسرے پہلو کو بالکل ہم نظر انداز کررہے ہیں۔سوال یہ ہے کہ اتنے گداگر اتنے بھیک مانگنے والے پیدا کیسے ہوتے ہیں جب سماج civilized ہوگا وہاں لوگوں کو روزگار ملیگا جہاں زندگی کے بہترین اصول ہوں گے۔

(اذان عصر خاموشی)

جناب اسد بلوچ: جناب اسپیکر صاحب جو civilized معاشرے ہیں وہاں ریاست اور گورنمنٹ اور حکمران سارے سماج کے تمام پہلوؤں کو دیکھ کر اس کا solution نکالتے ہیں یک قلم جنبش اگر یہاں ایسا فیصلہ ہوگا کہ جتنے فقیر ہیں بھیک مانگ رہے ہیں سب کو پکڑ کے جیل میں بند کرو۔آیا اس کا یہ حل ہے پھر بھیک مانگنا بند ہوگا 10 سے 20 لاکھ یہاں لوگ بے روزگار ہیں روزگار کے مواقع نہیں ہیں کارخانے نہیں ہیں بارڈر پہ تھوڑا بہت ذریعہ ہے وہ بھی بند ہوا ہے ہمارے پاس پلاننگ نہیں ہوتی ہے جب ہم پلاننگ نہیں کرتے ہیں منصوبہ بندی نہیں کرتے اس چیز کو ہم کیسے روک سکتے

ہیں سو کو پکڑیں دس کو پکڑیں یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے ہماری کمیٹی کے بیٹھنے کا مطلب یہ ہے کہ اسکی پوسٹ مارٹم کریں وہ recommendation دے دے کہ اس کا حل کیا ہے مستقل حل اس کا کیا ہے اب کس کس چیز کو یہاں سے Exempt کریں گے یہاں تو سی ایم صاحب نے کہا ابھی کوئی بل ایسا نہیں ہوگا جو بغیر کمیٹی کے یہاں آیا اس کو باقاعدہ طور پر جا کر پوسٹ مارٹم کر کے سارے پہلوؤں کو کو دیکھ کر مواقع کو دیکھ کر پھر پاس کریں یہ بلوچستان ہمارا ہے نہ ٹریژری کا ہے نہ اپوزیشن کا ہم سب کا ہے ہم وہ چیز یہاں کریں کہ آنے والے وقت میں بہتر مینیج جائیں یہاں فقیر زیادہ ہیں لیکن کسی کے ہاتھ میں یہ کہ میری دوائی نہیں ہے سو روپے دے دو آج آٹا نہیں ہے 20 کلو کا ہمیں ہزار روپے دے دو یہ سماجی وہ پہلو ہیں جن سے رونا بھی آتا ہے ایک افسوس ناک عمل بھی ہے اس کا حل ہم ڈھونڈیں اس کا solution کیا ہے گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ اس کا حل ڈھونڈے یہ نہیں کہ سارے جتنے بھی فقیر ہیں سب کو پولیس والے پکڑ کر بند کریں اس کے بعد پھر پیدا ہوں گے اس لیے میں سمجھتا ہوں جلد بازی اس میں نہیں ہے ایک بہتر طریقے سے بیٹھیں یہ کمیٹی میں جائے گا اس کی recommendation آئیں گی اس کا حل نکلے گا۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ایک منٹ hold کریں جی زرک خان صاحب۔

جناب زرک خان مندوخیل: thank you جناب سپیکر! ہماری کمیٹیز کے پاس باقی بہت سارے کام ہیں کہ گداگری کے لیے ہم اس کو بھی کمیٹی میں بھیجیں یہ بڑا simple (ڈیسک بجائے گئے) clear بل ہے میں آپ کو چھوٹی سی Example دیتا ہوں۔میرا آفس سرینا کے بالکل سامنے ہے ادھر ہم ان سے اتنی تنگ ہیں کیونکہ ہم نے یہ دروازہ اور یہ آفس عوام کے لیے کھولا ہے ہم دروازہ اکثر ان کی وجہ سے بند کرتے ہیں اور اگر دروازہ چھوڑ دیں جو لوگ اندر آتے ہیں اور ان کے ڈر کی وجہ سے law and order situation آپ کو پتہ ہے آج کل صوبے کی میں بذات خود آپ کو اپنی exemple دے رہا ہوں ان سے ہم بڑی تنگ ہیں کمیٹی کے پاس کام کرنے کے لیے بہت سی چیزیں ہیں یہ بل ہے آپ ایوان کی اکثریت کی رائے لے لیں اس کو پاس کریں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے وہ آپ کا حق ہے بالکل جی دستگیر بادینی صاحب کا مائیک آن کریں آن ہو گیا بس ٹھیک ہے۔

حاجی غلام دستگیر بادینی: جناب سپیکر صاحب! جو main issue ہے اس پہ میرے خیال میں ساتھیوں نے بات نہیں کی ہے تو جناب اسپیکر! کمیٹیز بنیں ایک چیز کو جانچنے کے لیے۔کمیٹیز کا کام۔جیسے آپ نے کہا کہ جی کمیٹیز ہر چیز کو دیکھ رہی ہیں میں صرف آپ کو سٹی نالے کی مثال دیتا ہوں کہ آیا ان کی پکڑ دھکڑ سے law and order کی situation ٹھیک ہو جائے گی ایک دوسرا question میرا جناب سپیکر صاحب! یہ ہے کہ سٹی نالے میں جو نشئی جس کو ہم نشے کا عادی

کہتے ہیں جو نشے کی لعنت میں مبتلا ہو چکے ہیں اس پہلو پہ اس پوائنٹ پہ ہم تو آئے نہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس میں زیادہ تر طبقہ وہ آپ کو گداگر ملتا ہے جو روڈوں پر یا بازاروں میں جناب اسپیکر صاحب! میں نہیں کہتا ہوں کہ زیادہ تر طبقہ نشے کی لعنت میں مبتلا ہے تو میری ریکوئسٹ یہ ہے کہ جیسے مائیلو ٹرسٹ بنا۔ آپ ڈسٹرکٹ وائز اسی طرح کے ٹرسٹ بنائیں کہ جو نشے میں چوریاں تو یہی کرتے ہیں۔ اگر نشے میں ہیں تو چوریاں بھی کرتے ہیں بھیک بھی مانگتے ہیں تو ایسے افراد کو اس دائرے میں لانے کے لیے۔۔۔

جناب اسپیکر: جو ڈرگ rehabilitation سینٹرز جو ہیں۔

حاجی غلام دستگیر بادینی: rehabilitation کی طرف لانے کی خاطر ان کو آپ ڈسٹرکٹ وائز کوئی ان کے لئے ایسے ٹرسٹ بنا دیں ہاسپٹلز میں آپ اُنکے یونٹس بنا دیں جو نشے کی حالت میں چوریاں کرتے ہیں تو یہی گداگری بھی کرتے ہیں تو یہی زیادہ تر چوریاں کرتے ہیں تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے آنریبل ممبر صاحب exemption مانگ رہے ہیں exempt کیا جائے تو میری ریکوئسٹ یہ ہے اس کو باریک بینی سے جانچا جائے کہ نشے کے عادی افراد ہیں۔ آیا اس کو اگر exempt کیا جاتا ہے تو کیا اس سے فوری law and order situation ٹھیک ہو جائے گی میں سمجھتا ہوں کمیٹی میں جائے اگر اس کو اپنی انا کا مسئلہ نہیں بنائیں ہم اس کو اچھی طریقے سے جانچیں جو نشے کے عادی ہیں ان کو ہم علیحدہ کریں جو چور ڈاکو ہیں وہ تو اور چیز ہے جو نشے میں مبتلا ہیں ان کو ہم نے چیک کرنا ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے thank you

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): Thank you very much

جناب اسپیکر: سر! صادق عمرانی صاحب بھی بولنا چارہے ہیں اگر آپ ان کو بھی سن لیں۔

جناب قائد ایوان: میری گزارش سن لیں۔

جناب اسپیکر: ok.

جناب قائد ایوان: گزارش یہ ہے کہ آنریبل ممبرز جو میرے left پر بیٹھے ہیں ٹریژری بینچز کے ان سے ریکوئسٹ کر لی ہے اس کو کمیٹی میں بھیج دیں اس کے بعد اس پر بے شک آپ وہاں سیر حاصل گفتگو کر لیں کیا فرق پڑتا ہے۔

جناب اسپیکر: بلوچستان انسداد گداگری کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 40 مصدرہ 2025ء) سی ایم صاحب کی direction پر اس کو متعلقہ اسٹینڈنگ کمیٹی کے سُپرد کیا جاتا ہے۔ hold on please۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! ایک چیز پر ذرا مجھے جیسے ابھی ایک دو بل پیش ہوئے اِن میں

آپ نے پکارا کہ وزیر برائے فلاں وزیر برائے سوشل ویلفیئر تو پارلیمانی سیکرٹری اُٹھے کہ مَیں پارلیمانی سیکرٹری برائے فلاں محکمہ۔تو مجھے یہ clear کردیں کہ آیا پارلیمانی سیکرٹری کو کوئی محکمہ allot ہوسکتا ہے کہ وہ یہ بل جو پیش کررہا ہے یا جو دوسری چیزیں۔ٹھیک ہے وہ کوئی بل تو پیش کرسکتے ہیں لیکن وہ اپنے آپ کو identify اِس چیز سے کررہے ہیں کہ مَیں پارلیمانی سیکرٹری برائے سوشل ویلفیئر یا پارلیمانی سیکرٹری برائے xyz وہ کررہے ہیں۔تو اِس پر ذرا ہاؤس کو بتایا جائے کہ آیا اُس کو محکمہ allot کرتے ہیں کیونکہ اُس محکمہ کے بارے میں کہتے ہیں پارلیمانی سیکرٹری برائے سوشل ویلفیئر یا فشریز یا xyz یا دوسرے اِس پر ذرا ہمیں وضاحت چاہیے۔

جناب اسپیکر: اچھا اِس میں اِس طرح ہے کہ یہ محکمے کا جو نوٹیفکیشن ہوتا ہے اس محکمہ کا charge چیف منسٹر کے پاس ہوتا ہے، جو پارلیمانی سیکرٹری وہ on Behalf of the Chief Minister یا اُس محکمے کا جو منسٹر ہوتا ہے چونکہ چیف منسٹر ہوتے ہیں اُن کے bahalf پر وہ بولتے ہیں یا وہ جواب دیتے ہیں میرے خیال میں اِس میں بہتر رہنمائی ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس کرسکیں گے۔سی ایم صاحب! اگر آپ اِس پر روشنی ڈالیں۔جی۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! آیا چیف منسٹر صاحب محکمہ allot کرسکتے ہیں کہ وہ جس طرح کہتے ہیں جی پارلیمانی سیکرٹری برائے سوشل ویلفیئر یا xyz جو اُس کا بھی نام لیتے ہیں۔آیا اِس طرح کا کوئی قانون یا گنجائش ہے۔

جناب اسپیکر: دیکھیں محکموں کی allotment میں اور look after میں۔

جناب قائد حزب اختلاف: allotment کی مَیں بات کررہا ہوں۔کیونکہ یہاں جو بھی پارلیمانی سیکرٹری اُٹھتا ہے وہ یہی کہتا ہے کہ مَیں پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمے کا نام لے کر برائے فلاں۔یہ نہیں کہتا کہ مَیں پارلیمانی سیکرٹری۔ ذرا یہ محکمے کے بارے میں ہمیں ذرا۔۔۔

جناب قائد ایوان: آنریبل اسپیکر شکریہ! آپ کو پتہ ہے کہ after 18th amendment اِس صوبے میں ایسا بھی ہوا تھا کہ before 18th amendment there was no barred on the members of the cabinet۔تو پھر 62 ممبرز بن گئے جب 62 ممبرز cabinet کا حصہ ہوئے تو اُس زمانے میں 18th amendment آرہی تھی وہ credit بھی بلوچستان کو ہی گیا کہ اُس پر پھر وہ bar لگ گیا کہ اب اتنے لوگ ہوں گے اِتنے نہیں ہوں گے۔so جہاں تک قانونی وہ ہے پارلیمانی سیکرٹری کا اُس کے پاس signing authority نہیں ہوتی وہ ڈیپارٹمنٹ کو پالیسی نہیں دے سکتا۔وہ ڈیپارٹمنٹ کا جو انچارج ہوتا ہے وہ چیف منسٹر ہوتا ہے اُس کا کام صرف پارلیمنٹ کے اندر رہ کر اُس ڈیپارٹمنٹ کو جو question answers ہوتے ہیں وہ چیف منسٹر کی مدد کرتا ہے اور جو اُس کا business چل رہا ہوتا ہے پارلیمنٹ کے اندر اِس لیے اُس کو

پارلیمانی سیکرٹری کہتے ہیں۔تو پارلیمنٹ کے اندر اُس کا business چلاتا ہے otherwise ہم نے اپنے پارلیمانی سیکرٹریز کو comfortable رکھنے کے لیے we have given them office too so that they can sit اور پھر اپنی پارلیمنٹ کا جو اُن کا کام ہے وہاں بہتر انداز میں اُس کام کو چلاسکیں otherwise منسٹر اُن کا کہنا ہم نے کہیں کہا بھی نہیں ہے اور کہیں لکھا بھی نہیں ہے It is Parliamentary Secretary, yes, اُن کے جو departments ہیں وہ چیف منسٹر کا اختیار رہے کہ چیف منسٹر کی جو مرضی پارلیمانی سیکرٹری جس کو ڈیپارٹمنٹ کا incharge بنا سکتا ہے وہی ہم نے کیا ہے اور Parliamentary Secretaries are here to answer your questions, even my presence or in my absence both , Thank you

جناب اسپیکر: ok yes hold on, let this issue be resolved thank you جی یونس عزیز زہری صاحب! اب question کے بعد میرے خیال میں دوبارہ۔۔۔

جناب قائد حزب اختلاف: آیا وہ اپنے محکمے کو show کرسکتا ہے یا نہیں۔یہاں وہ محکمے کو show کرسکتا ہے کہ مَیں پارلیمانی سیکرٹری مَیں فلاں اِس پر۔۔۔

جناب اسپیکر: وہ سی ایم صاحب نے کہہ دیا ہے نہ کہ discretion اُن کی ہے۔وہ کرسکتا ہے اِس طرح وہ اختیارات دے سکتا ہے۔

جناب قائد حزب اختلاف: مَیں اختیارات کا پوچھ رہا تھا۔

جناب اسپیکر: ہاں اختیارات سی ایم صاحب کے پاس ہیں۔ٹھیک ہے۔جی میڈم آپ۔

محترمہ شاہدہ رؤف: شکریہ اسپیکر صاحب! آپ کے توسط سے مَیں اِس ہاؤس کی توجہ دلانا چاہتی ہوں سر! کوئٹہ شہر جو ہمارا بہت ہی کم سڑکوں کا شہر ہے یہ کہتے ہوئے مجھے بڑی شرمندگی ہوتی ہے کہ یہ دوسری اور تیسری دفعہ مَیں اِسی ہال میں اُٹھ کر گورنمنٹ کو یہ احساس دلانے کی کوشش کررہی ہوں کہ سر! یہ جو تعمیراتی کام کروائے جارہے ہیں یقیناً یہ اِس صوبے کے اور اِس شہر کے لوگوں کے لیے۔لیکن اُس کو اِتنا طویل کردینا کہ لوگوں کو ذہنی کوفت ہونے لگی یہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک بہت بُرا massage جاتا ہے۔سر! آپ کے توسط سے سی ایم صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں میری ایک ریکوئسٹ ہے سی ایم صاحب اِس وقت اپنے پروٹوکول کے بغیر ایک دفعہ شہر کا visit کرلیں سر! ایک بھی شاہراہ ہماری ایسی نہیں ہے جو ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہیں ہے، ابھی اِس قدر chaos create ہوجاتا ہے اِتنا mess create ہوجاتا ہے کہ rush hours کے اندر آپ struck ہوجاتے ہیں پرسوں بھی یہی صورتحال اور مزے کی

بات یہ ہے کہ Parliamentarins خود بھی اِس کا شکار رہے ہیں۔ میری آپ کے through صرف ایک suggestion ہے، سی ایم صاحب یہ جتنے بھی تعمیراتی کام اِس وقت شاہراہوں پر ہو رہے ہیں آپ دیکھیں سول اسپتال کے پاس مَیں خود اِس چیز کی گواہ ہوں دو تین مہینے سے بھی زیادہ ہے کہ جہاں کچھ ہے اگر آپ کا وہ کچرہ ہے وہ وہیں پڑا ہوا ہے کوئی توڑ پھوڑ ہے تو اُس کا سارا material وہیں پڑا ہوا ہے single گاڑی آپ کی گزر نہیں سکتی اُس کے علاوہ جو dust problem ہے یہ صرف ایک شاہراہ کا مسئلہ نہیں ہے آپ یہ دیکھیں کہ لوگ ذہنی کوفت کا شکار ہیں Ambulances civil Hospital تک نہیں پہنچ سکتی ہیں اگر آپ کو کسی وجہ سے میری suggestion بھی ساتھ ہی ہے کوئی شاہراہ بند کرنی بھی پڑ جاتی ہے کوئی عارضی طور پر روڈ بلاک بھی کرنا پڑ جاتا ہے مجھے سمجھ نہیں آتی کہ گونمنٹ کے پاس کوئی ایک ایسا بندہ بھی نہیں ہے جو coordination کا کام کردے شہریوں اور حکومت کے درمیان۔ معزز جگہوں پر یہ ہوتا ہے کہ اگر آپ کا کوئی ایسا plan ہے pre-planning ہے تو ایک بندہ آئے اور وہ آکر میڈیا کے through لوگوں کے ساتھ in-contact رہے اور اُن کو بتائے آج کے دن اِتنے بجے سے اِتنے بجے تک یہ روڈ اِس لیے بند کیا جا رہا ہے۔

جناب اسپیکر: ok, آپ کا point آ گیا ہے۔

محترمہ شاہدہ رؤف: تو آپ یہ سمجھیں کہ یہاں کے لوگ deserve کرتے ہیں اور وہ اِس قابل ہیں کہ وہ آپ کی مجبوریوں کو سمجھیں۔ تو میری سی ایم صاحب سے یہ ریکوئسٹ ہے کہ جتنی جلدی ممکن ہو سکتا ہے۔

جناب اسپیکر: done

محترمہ شاہدہ رؤف: سر! مَیں تین مہینوں سے دیکھ رہی ہوں سائنس کالج کے سامنے سے خود گزر کر آتی ہوں یعنی اِتنی سی روڈ گورنمنٹ بنانے کی اہل نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: کل آپ کو ہم بھی invite کریں گے، مَیں ابھی سیکرٹری۔۔۔

محترمہ شاہدہ رؤف: sir I am availible.

جناب اسپیکر: میں ابھی سیکرٹری صاحب کو بتا رہا ہوں کمشنر کوئٹہ جو کہ کوئٹہ ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے چیئرمین بھی ہیں اور اِس وقت میرے خیال میں PD بھی ہیں۔ تو اُن کو کل طلب کر لیتے ہیں تو آپ آ جائیں جو بھی کوئٹہ کے آنریبل ممبرز ہیں جو اِس سلسلے میں اُن کے ساتھ کوئی بات چیت کرنا چاہتے ہیں آپ کمشنر صاحب سے کل کسی ٹائم کو fix کریں اُن کو بلائیں اور محترمہ کو بھی آپ invite کریں اور باقی جتنے ممبر حضرات ہیں اگر وہ آنا چاہتے ہیں تو any time۔ جی فرح عظیم شاہ صاحبہ۔ آپ کو بلاتا ہوں میں آپ کا just your turn next۔ جی فرح عظیم صاحبہ۔ اچھا

BAP پارٹی کے آپ اُس میں۔ اچھا ٹھیک ہے۔ جی پرنس احمد صاحب۔

پرنس احمد عمر احمد زئی: thank you madam thank you so much بڑی مہربانی جی اسپیکر صاحب! مائیک دینے کے لیے ایک چیز پر آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں جس طرح ہماری بہن نے کوئٹہ کے روڈوں کا کہا اِس وقت مَیں سمجھتا ہوں کہ سریاب میں ایک انتقامی کارروائی ہو رہی ہے۔ پہلے سے جو law & order situation سریاب کی ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ بجلی چار گھنٹے دی جا رہی ہے، جس میں وہ اسکو single phase کر رہے ہیں پہلے اُنھوں نے کہا کہ جی سریاب میں بجلی اِس لیے نہیں ہے کہ جی سارے زمیندار ہیں ٹیوب ویلز چلا رہے ہیں۔ تو گورنمنٹ کی initiatives سے سب کو سولر ٹیوب ویلز دیئے گئے۔ اُس کے بعد جو بچے کچے جو water supplies کے سولر تھے وہ ہم نے اور جتنے MPAs نے اُنھوں نے اپنے حلقوں میں، جیسے مَیں اپنے پورے حلقے کے جتنے بھی ٹیوب ویلز تھے ہم نے انکو سولر کر دیئے اپنے PSDP کے فنڈز سے۔ اب مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ یہ انتقامی کارروائی کیوں چل رہی ہے اگر اِس کی کوئی وجہ ہے تو مَیں سمجھتا ہوں کہ جو حالات بلوچ اور پشتون بیلٹ کے خراب کیئے جا رہے ہیں یا تو یہ جان بوجھ کر خراب کیے جا رہے ہیں تو اِس پر ہمیں ایک صفائی چاہیے اور دوسرا کیسکو اپنی پوری من مانی کر رہا ہے جب اُن کو فون کیا جاتا ہے تو بڑی بدتمیزی سے بات کرتے ہیں ہمارے لوگوں کے ساتھ جو ہمارے workers ہیں اور دوسری گیس کی پرابلم ہے سردیاں آئی ہوئی ہیں تو لازمی بات ہے۔ گیس کا بھی یہی حال سردیوں میں کہ لوگوں کا بہت دقت ہو رہی ہے ماں بہنوں کو بہت دقت ہو رہی ہے۔ اِس پر سب سے پہلے تو مَیں مانگتا ہوں کہ ایک کمیٹی بنے اور دیکھیں یہ صرف سریاب کا معاملہ نہیں ہے، جتنے ہمارے سارے MPAs بیٹھے ہیں۔

جناب اسپیکر: علی مدد جتک صاحب آپ دومنٹ کے لئے آئیں گے آپ کے متعلق چل رہا ہے آپ آئیں ذرا کرسی پر۔

پرنس احمد عمر احمد زئی: علی مدد جتک صاحب میرے خیال سے سریاب سے زیادہ important کام یاد آ گیا ہے تو اِسی لیے وہ شاید جا رہے ہیں۔ تو مَیں سمجھتا ہوں کہ جی یہ سریاب کا معاملہ ہے یہ ہمارے حلقوں کا معاملہ ہے اور یہ پورے کوئٹہ کا معاملہ ہے یہ پورے کوئٹہ میں لوڈ شیڈنگ کروا رہے ہیں جب سارے ٹیوب ویلز transfer ہو گئے سولر پر آپ کی water supplies ہو گئی ہیں اِسی طرح جو گیس کا issue ہے وہ بھی اِسی طرح چل رہا ہے تو مَیں اِس پر کہہ رہا ہوں کہ اِس پر فوراً کمیٹی کیسکو اور گیس کی بنے اور اِس پر مَیں احتجاج کرنے جا رہا ہوں کہ اِس پر walkout بھی مَیں کر رہا ہوں۔ thank you جی۔

جناب اسپیکر: علی مدد جتک صاحب۔ آغا صاحب آپ اگر دومنٹ کے لیے تشریف رکھیں تو مَیں نے اور علی مدد

جتک صاحب نے ایک meeting attend کی تھی اِس کے متعلق جو گیس والوں کے ساتھ ہماری meeting ہوئی تھی، آپ ذرا تفصیل بتائیں نہ اُس پر کہاں تک عمل درآمد ہوا ہے۔

حاجی علی مدد جتک: دیکھیں اُس دن آپ کی سربراہی میں آپ نے یہاں چیف کو invite کیا تھا۔

جناب اسپیکر: جی۔

حاجی علی مدد جتک: وہ تو چیف نے یہ کہا کہ ہمارے سریاب میں کام ہو رہا ہے اور ہم ہفتے اور دس دن کے اندر یہ۔۔۔(مداخت)

جناب اسپیکر: یہ کیمرہ مین get back your place۔آپ چھوڑ دیں اِدھر نیچے آ جائیں۔ باقی سارے Please Order in the House۔please order in the House۔اصغر رند صاحب please get back your seat۔خاموشی کے ساتھ پلیز سنیں honourable member کو۔جی۔

حاجی علی مدد جتک: دیکھیں یہ کوئٹہ کا ایک بہت بڑا اہم مسئلہ ہے اگر ہمارے دوست سُنیں سب کوئٹہ میں رہتے ہیں آپ کو معلوم ہے کہ میں گرمیوں سے پیٹنا شروع کیا کہ کوئٹہ میں گیس نہیں ہے سریاب میں تو بالکل نہ ہونے کے برابر ہے نہ گیس نہ بجلی۔ اُس کے بعد آپ کے سامنے اُس نے یقین دہانی کرائی کہ جو سریاب کے مختلف علاقوں میں ہمارے پیپوں کو پنکچر کیا ہے ہم اُن کو ٹھیک کر کے سردیوں سے پہلے سریاب اور کوئٹہ کو گیس دیں گے فی الحال کچھ بھی نہیں ہے لوگ ہمارے اور آغا کے پاس آ رہے ہیں جناب اسپیکر! آپ سے یہ ریکوئسٹ ہے کہ آپ اِس کو بلائیں یہ پورے کوئٹہ شہر کا مسئلہ ہے کہیں پر بھی گیس نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

حاجی علی مدد جتک: جو بل دے رہا ہے بھی نہیں ہے جو بل نہیں دے رہا ہے بھی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ٹھیک۔۔۔(مداخلت) آپ تشریف رکھیں please۔نہیں نہیں آپ تشریف رکھیں please میڈم آپ بیٹھیں تشریف رکھیں۔ جی فرح عظیم شاہ صاحبہ ایک منٹ hold on, order in the House please آپ تشریف رکھیں فرح عظیم شاہ صاحبہ ایک منٹ۔آنریبل اقلیتی ممبر برادر get back your seat۔order in the House please علی مدد جتک صاحب آپ اور آپ کے ساتھ حاجی ولی نورزئی صاحب آپ ذرا جائیں اور آغا صاحب کو منا کے لے آئیں اُنہوں نے walk out کیا ہے حاجی صاحب آپ انکے پاس چلے جائیں۔ سر! ایک منٹ please hold on hold on۔جی فرح عظیم شاہ صاحبہ۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: بہت شکریہ جناب اسپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وکفی باللہ ولیا وکفی باللہ نصیرا۔ جناب اسپیکر! چندمنٹ کے لیے میں بات کروں گی بہت اہم جو point of public interest, point of Pakistan interest اور آپ سے ریکوئسٹ کروں گی کہ پلیز مجھے بیچ میں آپ interrupt نہ کیجیے گا۔ جناب اسپیکر! آج مَیں اِس معزز ایوان میں۔۔۔

جناب اسپیکر: یہ interruption کا حق آپ مجھ سے نہ چھینیں، جس طرح آپ۔۔۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: جناب اسپیکر! پھر بڑے important points جو ہیں وہ ذہن سے نکل جاتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے آپ بات کریں۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: مَیں تو صرف چندمنٹ بولوں گی جناب اسپیکر! آج اِس معزز ایوان میں مَیں 27ویں آئینی ترمیم کے حوالے سے جو میرا ایک نظریہ ہے اُس کی بھی ترجمانی کروں گی بلکہ تمام پاکستانی قوم کی آواز بھی ہوگی۔ جناب اسپیکر! ہم جس آئین کے تحت کام کرتے ہیں مَیں سمجھتی ہوں کہ وہی ہمارا اجتماعی معاہدہ ہے جو بھی فیصلہ آئین کے مطابق ہو اور پاکستان کے مفاد میں ہو ہمیں اِس کی کھل کے حمایت کرنی چاہیے۔ اِس کے ساتھ ساتھ مَیں سمجھتی ہوں کہ یہی بالغ نظری ہیں یہی ریاستی شعور ہے اور یہی ہماری قومی ذمہ داری ہے۔ جناب اسپیکر! آج پاکستان کی ضرورت کیا ہے؟ کہ تمام ادارے باہمی کوارڈینیشن کے ساتھ آگے بڑھیں مَیں سمجھتی ہوں کہ یہ آئینی ترمیم اِسی کوارڈینیشن کو مزید مضبوط کرے گی۔ جناب اسپیکر! بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کچھ so called دور اندیش لوگ یا expertise جو ہیں وہ different channels پر ٹی وی چینلز پر بیٹھ کے یا سوشل میڈیا پر بیٹھ کے بے وجہ کی تنقید کرتے ہیں پاکستان کی آرمی پر۔۔۔

جناب اسپیکر: please honourable members order in the House, order in the House please۔جی

محترمہ فرح عظیم شاہ: اور فیلڈ مارشل سید عاصم منیر پر۔آج پوری قوم کے سامنے میں چند حقائق رکھوں گی جناب اسپیکر! ہم جانتے ہیں کہ چندسال قبل پاکستان default ہونے کے دہانے پر کھڑا تھا اِس کے ساتھ ساتھ ہم diplomatic تنہائی کا شکار تھے بین الاقوامی سطح پر جو ہمارا اعتماد تھا وہ ختم ہورہا تھا اِس کے ساتھ ساتھ ہمارے دفاع پر بھی اُنگلیاں اُٹھائی جارہی تھیں کہ پتہ نہیں پاکستان اپنے دشمن سے چند گھنٹے کی لڑائی بھی لڑسکتا ہے یا نہیں۔ پھر کیا ہوا پھر ایک مردِ مومن مردِ حق آیا جو فیلڈ مارشل سید عاصم منیر ہیں اُنہوں نے ملک کی بھاگ دوڑ سنبھالی اور مَیں سمجھتی ہوں کہ اِنٹرنیشنل level پر پورا منظرنامہ بدل کے رکھ دیا۔ جناب اسپیکر! پاکستان کو نہ صرف سفارتی محاذ پر کامیابی نصیب ہوئی

بلکہ اپنے سے 10 گنا زیادہ بڑے دشمن فتنہ الہندوستان کو منہ توڑ جواب دیا جس کا نظارہ پوری دنیا نے دیکھا۔ اِس کے ساتھ ساتھ ہم سعودی عرب کے ساتھ دفاعی معاہدہ finalize کر چکے ہیں دیگر ممالک بھی یہ جو دفاعی شراکت داری ہے اِس کی صف میں کھڑے ہیں ہمارے JF-17 thunder پوری دنیا میں برآمد ہو رہے ہیں پاکستان کی عالمی تنہائی ختم ہو چکی ہے اور اعتماد بحال ہو چکا ہے۔ مَیں اِس ایوان میں ضرور یہ کہوں گی کہ جہاں سیاسی قیادت کا بھی اِس میں، اِس کامیابی میں ہاتھ ہے لیکن اِس کا زیادہ طر کامیابی کا سہرا فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کے سر جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: OK

محترمہ فرح عظیم شاہ: یہ مردِ مجاہد آج بھی پاکستان کی ضرورت ہے اور مَیں سمجھتی ہوں کہ اللہ کے اِس سپاہی کے ساتھ ہمیں احسان فراموشی بالکل برتنی نہیں چاہیے۔ جس طرح قائداعظم نے پاکستان بنایا تھا مَیں سمجھتی ہوں کہ۔۔۔

جناب اسپیکر: order in the house مَیں بار بار ریکوئسٹ کر رہا ہوں مہربانی کر کے آپ اپنی سیٹوں پر بیٹھیں۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: اِسی طریقے سے فیلڈ مارشل سید عاصم منیر نے پاکستان بچایا۔ جناب اسپیکر! آخر میں دو points ایک اِسی آئینی ترمیم کے تحت Federal Constitutional Courts کا وجود میں آنا بہت اعلیٰ اقدام ہے اِس سے کیا ہوگا کہ فوری اور تیز ترین اِنصاف وہ لوگوں کو فراہم کیا جائے گا اور 55 thousand pending cases جو سپریم کورٹ میں پڑے ہیں اُن کا بھی burden ختم ہوگا۔ جناب اسپیکر! آئینی ترمیم ہو کوئی بھی آئینی ترمیم ہو یا پاکستان کے حق میں کوئی بھی فیصلہ ہو اُس کی ہم سب کو کھل کے حمایت کرنی چاہیے کیونکہ پاکستان ہی ہماری پہچان ہے۔

جناب اسپیکر: OK

محترمہ فرح عظیم شاہ: پاکستان ہی ہمارا مستقبل ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: اور پاکستان ہی ہماری اولین ترجیح ہونا چاہیے۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب اسپیکر: Thank you, Thank you please بیٹھیں۔ عبدالمجید بادینی صاحب۔ عبدالمجید بادینی صاحب get back to your seat please۔ سر! ایک منٹ مَیں آپ کے پاس آ رہا ہوں۔ جی اِنکو بولنے دیں۔۔۔ (مداخلت) میں بالکل آپکی پرچی اُن کے یہ پچھلے سیشن کی pending ہیں۔

انجینئر عبدالمجید بادینی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورِ عمومی نظم و نسق): سر! میری باری ہے مولانا صاحب۔

مجھے مہینے میں ایک دفعہ بات کرنے دیں۔ اللّٰہُمَّ صلِ علٰی مُحَمَّدٍ وَعلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب اسپیکر صاحب! میرے اپنے علاقے کے چند مسائل ہیں وہ آج آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں کچھ ہمارے علاقے کی درد تکلیف ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! ہمارا ضلع جعفرآباد یا نصیرآباد ڈویژن پورا 2010, 2012, 2022 اور میرا ضلع جعفرآباد 2024 کے بارشوں میں اور سیلاب میں ڈوبا۔ ہمیں بار بار آفت زدہ قرار دیا گیا نصیرآباد ڈویژن کو مگر وہاں کے عوام کو کسی طرح کا کوئی benefit نہیں ملا نہ ہمارے زرعی قرضے معاف کیے گئے جب بھی سیلاب آیا تو چاول کے season میں جب چاول کی چاول کی بوائی ہوتی ہے اُس سیزن میں آیا اور ہماری کھڑی فصلیں تباہ اور برباد ہوئیں۔ لوگوں کے اربوں روپے کے نقصان ہوئے اور ہمارے علاقے میں 70 % وہاں غریب رہتے ہیں آپ لوگوں کو یہ green belt لگتا ہے کہ بڑے آباد بڑے خوشحال لوگ ہیں یہاں جاگیرداروں کے ہزاروں ایکڑ ہیں 40،40 ہزار ایکڑ کے زمیندار بھی ہیں ہمارے علاقے میں تو آپ سے یہ گزارش ہے کہ وہاں کے عوام کے لیے آج تک کچھ نہیں کیا گیا نہ ہماری بجلی کے بل معاف کیے گئے نہ ہمارے گیس کے بل۔ گیس سالوں سے ہمارے علاقوں میں نہیں ہے میرے شہر ڈیرہ اللہ یار میں 2022ء کے سیلاب میں جو ہمارے گیس کا نظام درہم برہم ہوا وہ آج تک بحال نہیں ہو سکا۔ جناب اسپیکر صاحب! 12 کلومیٹر میرے city کے اندر گیس پائپ لائنیں 2022 کے سیلاب سے متاثر ہوئی ہیں بوسیدہ ہوئیں گل سڑھ گئی ہیں مگر وہاں عوام کو آج تک۔ ابھی گیس کی یہ جو اجازت ملی ہے گیس میٹرز ابھی لوگوں کو مل رہے ہیں تو اِتنے مہنگے ہو گئے ہیں میرے سب لوگ غریب ہیں میرے لوگ صبح شام کی روٹی کے لیے ترستے ہیں تو وہاں گیس کا میٹر جو پہلے 5 ہزار روپے کا تھا ابھی 10 ہزار روپے میں مکمل fitting وغیرہ یہ سارے خرچے آج وہ 30 سے 40 ہزار تک پہنچ چکا ہے اب میرا غریب 30 ہزار زندگی میں دیکھا ہی نہیں ہے۔ وہ کہاں سے 30 ہزار گیس والوں کو دے؟ اور ہمارے لوگوں نے گیس استعمال کیا ہی نہیں اور ہمارے اُوپر لاکھوں روپے کے بل ہیں۔ جناب! سے یہ گزارش ہے کہ گیس کے MD کو یہاں منگوائیں اور اُس کے ساتھ ہماری ایک meeting fix کریں نصیرآباد کے MPAs کا کہ ہمارے علاقوں میں سیلاب کی وجہ سے ہمارا سارا گیس کا نظام درہم برہم ہے اِسکے بحالی کیلئے کچھ اقدامات کئے جائیں۔ اور گیس کے یہ جو ایک units مہنگے ہو چکے ہیں اور دوسرا اِسکے connections بہت مہنگے ہو چکے ہیں۔ اس کو میرے لوگ afford نہیں کر سکتے ہیں۔ تو آپ جناب سے یہ گزارش ہے کہ اِن کے ساتھ ہماری ایک میٹنگ رکھی جائے بلوچستان کو خصوصی رعایت دی جائے اور ہمارے آج تک سیلاب زدہ علاقوں کو جن کو حکومت نے خود اُس time یہ show کیا تھا کہ یہ سیلاب کی وجہ سے متاثر ہو گئے ہیں تو اِن کو آفت زدہ قرار دیا گیا مگر اُن کو کوئی فائدہ اُس سے نہیں ہوا۔ تو خدارا اِن چیزوں کو دیکھا جائے اب چاول کی اس وقت

فصل ہماری گندم اُتری سرکار نے ریٹ رکھا چار ہزار روپیہ لیکن مجھ سے، میرے غریب سے اور ہمارے زمینداروں سے خریدا گیا 18 سو سے 22 سو روپے میں۔ آج مجھے بیج کے لیے گندم کی ضرورت ہے تو مجھے پانچ ہزار روپے میں مل رہی ہے۔ تو اس کے لیے اگر بلوچستان گورنمنٹ کے پاس اگر بیج کا کوئی ایسا سلسلہ ہے تو غریبوں کو یہ فری میں بیج دیا جائے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ سر! چاول کی فصل پچھلے سال ہماری خراب ہوگی وہ بیماری کی وجہ سے۔ اس سال فصل اچھی ہوگئی مگر ریٹ نہیں ہے پچھلے سال 3500,4000 ہزار میں بیچ رہے تھے آج ہم 2 ہزار 18 سو روپے میں بیچ رہے ہیں۔ تو آپ جناب سے گزارش ہے کہ یہ 30 لاکھ لوگوں کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ یہ گرین بیلٹ کے لوگوں کو تو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا گیا ہے نہ جب انکی فصل تیار ہوتی ہے تو اُن کا کوئی ریٹ نہیں ہوتا۔ تو آپ جناب سے یہ گزارش ہے کہ خدارا اِن چیزوں کے لیے اِن کو بلائیں یہاں گیس والوں کو ہمارے ساتھ بٹھائیں اور حکومت بلوچستان سے بھی میں گزارش کرتا ہوں کہ ہمارے زمینداروں کو support کیا جائے سر! دوسری بات world bank کی طرف سے بلوچستان میں 80 ہزار گھر بنائیں جا رہے ہیں فی گھر 4 لاکھ روپے کا ہے میں حکومت پاکستان اور حکومت بلوچستان کا شکر گزار ہوں کہ میرے ضلع میں، جو ہم نے اپنی جماعت الخدمت اور جماعت اسلامی کی طرف سے سروئے کیا تھا اُس میں ہمارے 35 ہزار گھر متاثر ہوئے تھے مگر گورنمنٹ نے 25 ہزار گھر ان کو show کیا بسم اللہ بہت ہے دس ہزار کے لیے پھر انشاء اللہ کوشش کریں گے۔ سر! میری آپ سے گزارش ہے اس میں جو اسلامک ریلیف کے لوگ ہیں اور ہمارے بلوچستان گورنمنٹ کے آفیسران ہیں میں اُن سب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں میرے ضلع میں آج تک الحمدُ اللہ 5 ہزار سے زیادہ گھر بن چکے ہیں۔ اور میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں آپ نے چار لاکھ روپے دے دیئے سر! میرا علاقہ 52 degree تک جاتا ہے تو آپ سے گزارش ہے کہ اِن میں ایک لاکھ روپے اور ملا دیں تاکہ میرے لوگوں کو وہاں سولر کا ایک سسٹم دیا جائے ایک پنکھا ایک پلیٹ اور ایک بلب دیا جائے گا تاکہ میرے لوگوں کا یہ مسئلہ اس میں ایک لاکھ روپے اور add کیا جائے۔ اگر یہ صوبائی اور وفاقی حکومت مل کر کریں اچھا ہوگا۔ بہت شکریہ جزاک اللہ۔

جناب اسپیکر: تھوڑی دیر پہلے آپ نے ایک بل پیش کیا تھا میں نے آپ سے کہا تھا وزیر برائے محکمہ S&GAD no issue میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ افسوس کی بات ہے آپ وزیر ہیں یا پارلیمانی سیکرٹری ہیں گورنمنٹ آپ کی ہے آپ اپنے خدشات کا اظہار اِدھر کرتے ہیں تو آپ کو۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم و نسق: اچھا اسپیکر صاحب ابھی آپ کے سامنے آپ نے میرے خیال سے اِدھر غور نہیں کر رہے تھے سی ایم صاحب کے پاس۔ منسٹر S&GAD خود سی ایم صاحب ہیں ہم cabinet کا حصہ بھی نہیں ہیں وہ وہاں نہ بیٹھنے دیتے ہیں نہ آپ یہاں رونے دیتے ہیں۔

جناب اسپیکر: گورنمنٹ کا حصہ تو ہیں۔نہیں آپ روئیں ضرور میرا مقصد یہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: تو کہاں روئیں وہ اُدھر بیٹھنے ہی نہیں دیتے ہیں آپ یہاں نہیں چھوڑتے۔میں ایک مہینے سے کوشش کرر ہا ہوں بات کرنے کی۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے آپ کا point on record آ گیا۔.thank you very much پارلیمانی سیکرٹری.S&GAD جی مولوی ہدایت الرحمٰن صاحب!

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔تمام ساتھی ممبران حکومت والے سب میری بات سن لیں۔ جناب اسپیکر! میں جو اہم بات کی طرف توجہ دلا رہا ہوں تمام ساتھی جتنے ہمارے پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب ایک منٹ کے لیے۔میری آپ تمام حضرات سے گزارش ہے کہ میں آپ کی رائے بھی لے رہا ہوں وہ جو ہم نے ایک اِن کیمرہ سیشن کے لیے اگر آپ کو یاد ہو law and order پر ہم نے ایک رولنگ دی تھی تو وہ اگر آپ سب لوگوں کی رائے ہو تو کل وہ اِن کیمرہ بریفنگ سیشن کر لیتے ہیں۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! اُس کو monday کو رکھ دیں۔

جناب اسپیکر: monday کو کیوں؟ کل کیوں نہیں رکھیں؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: کل صحیح ہے کل ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں monday کو کیوں وجہ کیا ہے؟ کل کر لیتے ہیں monday کو پھر session ختم ہو جائے گا لوگوں نے جانا ہوگا اپنے علاقوں میں۔لہٰذا کل وہ سیشن کرتے ہیں اور پرسوں آخری دن ہے اُس سیشن کو attend کر کے پھر اسمبلی system off جائے گا۔تو آپ سب لوگوں کو یہ پتہ ہونا چاہیے کہ کل ہم آپ کو whatsapp کے ذریعے آپ کو time آپ کو intimate کیا جائے گا۔اُس ٹائم پر آپ سب نے آنا ہے اور سی ایم صاحب یہاں موجود ہیں انشاءاللہ کل law and order کے حوالے سے اِن کیمرہ سیشن ہوگا۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: کل انشاءاللہ۔

جناب اسپیکر: جی کل۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اچھا میں اسی پر بات کرر ہا تھا جو بلوچستان میں آج امن و امان کی صورتحال ہے ہوم سیکرٹری صاحب کی طرف سے ایک لیٹر جاری ہوا ہے ابھی NHA اور کیسکو کو ہدایت دی گئی ہے کہ آپ کام بند کریں کہ threats ہیں۔پہلے کوچز والوں کو نوٹس دیا گیا کہ آپ اپنی کوچ رات کو بند کریں کہ threats ہیں۔اوتھل زیرہ پوائنٹ پر 12 بجے ہماری گاڑیاں مکران جانے نہیں دیتے کہ threats ہیں۔موبائل نیٹ ورک بند کیا کہ

threats ہیں سی ایم ہاؤس کی اس طرف مین روڈ بند threats ہیں فلاں روڈ کوئٹہ کا بند ہے کہ threats ہیں جناب اسپیکر! کامیاب کون ہے؟ میں بات کرنا چاہ رہا ہوں آپ بیٹھ جائیں بھائی مجھے بات کرنے دیں۔

جناب اسپیکر: آپ سن لیں کوئی بات نہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اتنا برداشت آپ میں نہیں ہے اگر ہمت ہے تو آپ۔۔۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب نہیں نہیں اُدھر نہیں آپ chair کو address کریں پلیز address the chair. please order in the House.

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر میری بات سنیں جب آپ order جاری کرتے ہیں کہ موبائل نیٹ ورکس بند کے threats ہیں آپ order جاری کرتے ہیں کون بند۔ آپ آرڈر جاری کرتے ہیں کہ کیسکو کام بند کرے آپ آرڈر جاری کرتے ہیں کہ NHA کام بند کرے پل اور روڈز کے کام بند کریں۔ آپ سوشل میڈیا پر مین روڈ کوئٹہ کے بند کرتے ہیں کہ threats ہیں آپ مجھے بتائیں کہ بلوچستان میں کس کی حکومت ہے؟ مجھے بتائیں کس کی حکومت ہے؟

جناب اسپیکر: تو گورنمنٹ کا یہی طریقہ ہے اسکو tackle کر رہی ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں مجھے ایسی حکومت چاہیے بہادر جو مجھے آرڈر کرے کہ بلوچستان کے لوگ رات ایک بجے بھی سفر کریں رات بارہ بجے بھی سفر کریں۔ مجھے نہیں چاہیے۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب وہ حالات نہیں ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں میری بات تو سنیں مداخلت نہیں کریں اسپیکر صاحب! نہیں میری بات سن لیں آج بلوچستان میں جو امن وامان کی صورتحال ہے یہاں کوئٹہ میں تین تین دیواریں بن رہی ہے تین دیواریں بننے کے بعد بھی روڈ بند ہیں تین دیواریں تین میرے ٹیکس سے میرے دوائیاں نہیں ہیں تین دیورایں بننے کے بعد بھی مین روڈ بند اتنے (بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ☆☆☆☆ کارروائی سے حذف کردیے گئے)

جناب اسپیکر: نہیں نہیں آپ کے یہ الفاظ آج کی کارروائی سے حذف کیے جاتے ہیں۔ غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کرنے کا آپ کو۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: یہ جو ایوان میں بات کرتے ہیں ہر جگہ بات کرتے ہیں کہ ہم ایسا کریں گے ایسا کریں گے میری بات سن لیں میں بات کرر ہا ہوں۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ یہ کس سے کہہ رہے ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میں (بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ☆☆☆ کارروائی سے حذف کردیے گئے) کہہ رہا ہوں

حکمرانوں کو جو سوشل میڈیا جو NHA کو آرڈر دیتے ہیں کہ کام بند کریں جو کیسکو کو آرڈر دیتے ہیں کہ کام بند کریں۔ جو کوچز کو آرڈر دیتے ہیں کہ رات کو سفر نہیں کریں۔ دن کے بارہ بجے واقع ہوتا ہے کہتے ہیں کوچ والے سفر نہیں کریں دن کے ایک بجے واقع ہوتا ہے کہتے ہیں کہ کوچ والے سفر نہیں کریں۔ میں نے یہاں بلوچستان میں اتنے بڑے ادارے آلو چھولے کے لیے رکھے ہیں؟ آپ آرڈر جاری کرتے ہیں آپ سوشل میڈیا بند کرتے ہیں کوچ بند کرتے ہیں NHA کا کام بند کرتے ہیں کیسکو کا کام بند کرتے ہیں مین روڈ بند کرتے ہیں سب کچھ بند کرتے ہو پھر بھی آپ مکا لہراتے ہو کہ ہم ماریں گے

جناب اسپیکر: یہ پالیسی ہوسکتی ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آپ نے کہا تھا کہ SHO کی مار ہے آپ کی وفاقی حکومت نے کہا تھا کہ یہ ایک SHO کی مار ہے تو SHO کہاں ہے بھائی؟ آپ کا SHO کہاں ہے؟

جناب اسپیکر: okay مولوی صاحب آپ کا point آ گیا ہے آپ تشریف رکھیں۔ مولوی صاحب آپ کا time over۔ کل اِن کیمرہ سیشن ہوگا۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: مجھے بات تو کرنے دیں جناب اسپیکر point نہیں آیا ہے میں بلوچستان کے دُکھ اور درد کی ترجمانی کر رہا ہوں۔ ہماری ایک بہن نے کہا کہ 27 ویں ترمیم نہیں میری بات تو مکمل ہونے دیں اسپیکر صاحب مجھے بات تو کرنے دیں۔

جناب اسپیکر: آپ میری گزارش سنیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میں گزارش سنوں گا مجھے حق تو دیں میں بات تو کروں گا نہ آج بلوچستان میں SHO کی مار تو آپ نے کہا تھا جا کے SHO کو لے آئیں نہ بلوچستان میں اپنے SHO کو جو آپ روڈ بند کرتے ہیں سب کو بولتے ہیں کہ SHO کی مار ہے لے آئیں اپنے SHO کو۔ جناب اسپیکر مجھے حق ہے۔حکومت کی ذمہ داری ہے کہ امن دیں۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب ایک منٹ hold کریں۔

جناب زرک خان مندوخیل: اسپیکر صاحب! کل آپ نے اِن کیمرہ بریفنگ رکھی ہے وہ بریفنگ آ جائے اور ہمیں security precautions کا پتہ چلے اُس کے بعد جمعہ کے دن مولوی صاحب پھر بالکل بولے یہ تو میں کوئی آپ کو منع نہیں کر رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی بالکل۔ مولوی صاحب تشریف رکھیں آپ کا پوائنٹ آ گیا۔کل آپ کی ساری چیزیں clear

ہوجائیں گی۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اچھا یہ بات کی گئی ہے کہ 27ویں ترمیم، 27ویں ترمیم پر بات کرنا چاہتے ہیں 27ویں ترمیم میں اگر یہ غربت کے خاتمے کے لیے ہوتا تعلیم کے لیے ہوتا امن کے لیے ہوتا پاکستان کے غریبوں کے لیے ہوتا یہ تاحیات اور استثنٰی والی جو ترمیم ہے یہ تاحیات اور استثنٰی والی ترمیم کو ہم نہیں مانتے ہیں یہ غربت کے لیے نہیں ہے تعلیم کے لیے نہیں ہے صرف استثنٰی اور تاحیات کے لیے ہے ایسے ترمیم کو ہم نہیں مانتے ہیں۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب تشریف رکھیں۔مولوی صاحب کا مائیک بند کریں۔جی اصغر ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! بہت شکریہ آپکا۔

جناب اسپیکر: جی جی میڈم! تشریف رکھیں۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر! کا یہاں ہمارے کچھ ساتھی حکومت بنچز پر بیٹھ کے کچھ گلہ کر رہے تھے آپ نے اُن کو جواب دیا۔تو کہتے ہیں حکومت میں بیٹھتے ہیں تو ہمارے گلے وہ بھی نہیں سنتے یہاں آپ بھی نہیں سنتے ہیں۔تو ہم اُنہوں ریکویسٹ کرتے ہیں۔کہ آپ کے امیر محترم صاحب یہاں بیٹھے ہیں آپ بھی آجائیں یہاں بیٹھ جائیں پھر آپ کو ساری دنیا سنے گی۔تھوڑا اپوزیشن کو ٹائم دیدیں۔

جناب اسپیکر: آپ اُن کو invite کر رہے ہیں؟

جناب اصغر علی ترین: جی جی سر!

جناب اسپیکر: کہ آپ کے بنچز پر آ کے بیٹھیں۔

جناب اصغر علی ترین: جی جی یہاں تشریف لے آئیں۔

جناب اسپیکر: ok done

جناب اصغر علی ترین: تو پھر یہ گلہ نہیں ہوگا نہ آپ سے گلہ رہے گا۔! سر نہ آپ سے گلہ رہے گا نہ حکومت سے گلہ رہے گا یہاں آ کے بیٹھ جائیں۔اور ریکویسٹ آپ سے یہ ہے کہ گورنمنٹ میں جو لوگوں کو۔۔۔

جناب اسپیکر: کوئی دعوت کریں بلائیں۔

جناب اصغر علی ترین: سر! بالکل ہم کریں گے۔سر! لیکن یہ ہے کہ اپوزیشن کو تھوڑا ٹائم دے دیں۔گورنمنٹ والے پھر بھی cabinet میں ہوتے ہیں۔اور اِن کے پاس سر! بات کریں سر! یہ طریقہ تو نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: جی ok done ہوگیا۔آپ کا point آ گیا۔جی

جناب اصغر علی ترین: یہ کیا طریقہ ہے سر! دوسرا جناب اسپیکر صاحب! مَیں اِس پر اپنا۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ ممبر کو بولنے دیں زرک خان صاحب! آپ تشریف رکھیں پلیز، آپ بیٹھیں۔ جی

جناب اصغر علی ترین: اسپیکر صاحب! جیسے پرنس آغا عمر صاحب نے گیس اور بجلی کے حوالے سے کہا۔ یقیناً یہ بالکل اِس وقت بڑا serious اور بڑا ایک positive issue ہے۔ یقین جانیئے کہ کوئٹہ شہر کی اپنی نوعیت ہے ابھی سریاب کے بارے میں بات کرر ہے تھے۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کو پتہ ہے کہ جب زمینداروں کا مسئلہ تھا۔ کہ جی وہ زمیندار جی بجلی ہے تو وہ استعمال کرر ہے ہیں۔ اب تو حکومت بلوچستان حکومت پاکستان ہے باقاعدہ مل کے ایک solarisation کا سسٹم بنالیا ہے اب وہ تو زمیندار کی بجلی ختم ہوگئی ہے۔ اب جناب اسپیکر صاحب! آپ خدا پر یقین کریں۔ مَیں اگر اپنے حلقے کی بات کروں۔ ہمارا جو شہر وہ دس کلومیٹر radius پر مبنی ہے۔ آپ یقین کریں وہاں بھی 20 گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہے جناب اسپیکر صاحب! 18 گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہے جب ہم کیسکو سے پوچھتے ہیں۔ کہ بھائی کیوں؟ کہتے ہیں بل نہیں جمع، بھئی بل کون لے گا؟ بل تو آپ لوگ لیں گے آپ کے پاس mechanism ہے آپ کے پاس لوگ ہیں، آپ تنخواہیں لے رہے ہیں، گورنمنٹ آپ کو تنخواہیں دے رہی ہے، آپ مراعات لے رہے ہیں، آپ کو کوارٹرز دیے ہوئے ہیں، آپ کو رہائش دیئے ہوئے ہیں۔ تو آپ بل تو جمع کرو گے۔ جناب اسپیکر چمن کی بھی یہی پوزیشن ہوگی، اور ژوب کی بھی یہ پوزیشن ہوگی، نوشکی کی بھی یہ پوزیشن ہوگی۔ یہ سفید ہاتھی بن چکا ہے اسپیکر صاحب! یا تو ہمیں کہیں کہ ہم نے بجلی دینی ہی نہیں ہے، ختم once for all یہ ساتواں سال ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! اِس فلور پر ہم کھڑے ہوتے ہیں جب سردی آتی ہے ہم گیس کے لیے روتے ہیں، جب گرمیاں آتی ہیں ہمیں بجلی کی ضرورت ہے۔ کوئی mechanism نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب! جب آپ اُن کے پاس جاتے ہیں صوبائی حکومت ہمارے 50 ارب قرضدار ہے ہے، صوبائی حکومت ہمارے 100 ارب قرضدار ہے۔ اگر وفاق کیسکو اور گیس والے کہتے ہیں۔ تو اِس طرح ریکوڈک میں آپ ہمارے قرضدار ہیں سینڈک میں آپ ہمارے قرضدار ہیں۔ جو سی پیک کا پیسہ آ رہا ہے۔ وہ کدھر لگا ہے؟ اُس میں آپ ہمارے قرضدار ہیں۔ اگر حساب کتاب آ گیا تو بلوچستان پر آپ وفاق بلوچستان کا قرضدار ہے۔ اور آج وفاق جو چل رہا ہے وہ بلوچستان سے چل رہا ہے یہ بھی آپ مان لیں۔ جناب سپیکر صاحب! خدارا یہ کیسکو چیف کو اور یہ جو جی ایم صاحب ہیں، ایم ڈی صاحب کراچی میں ہیں ان کو بلائیں یا گیس کا مسئلہ اور بجلی کا مسئلہ کریں۔ آپ یقین جانیں جناب اسپیکر صاحب! کل کوئٹہ میں میرے خیال سے کوئی دو گھنٹے گیس کی کوئی ٹائمنگ بڑھادی ہے 12 بجے تک کردی ہے۔ اب دیہات میں اگر بجلی نہ ہو اور گیس نہ ہو اور سٹی کا area ہو، جب اسپیکر صاحب! مجھے آپ یہ بتادیں وہ کیسے survive کریں گے؟ کیسے اپنی زندگی گزاریں گے؟ جناب اسپیکر صاحب! آپ مجھے بتائیں وہاں پہلے تو یہ تھا کہ زمیندار حضرات تھے، سیب کے درخت تھے سردیوں میں درخت تراشی ہوا کرتی تھی، لکڑیاں سستی تھیں

ہل جاتی تھیں ،اُس سے آگ لگا لیتے تھے۔ اب تو جناب سپیکر صاحب! وہ بھی نہیں رہا۔ تو ہم جائیں کدھر جائیں جناب اسپیکر صاحب! اور آپ نے پہلے بھی جناب اسپیکر صاحب! کیسکو چیف کو بلایا ہے، اب کیا مسئلہ ہے؟ آپ کا ڈسٹرکٹ کا کیا مسئلہ ہے آپ کا کیا مسئلہ ہے؟ یہ پوچھ کے کیسکو چیف چلے گئے ہیں۔ اور جناب سپیکر صاحب! اتنے نا اہل ہیں کیسکو والے اگر شہر کے اندا ایک رٹرانسفارمر جل جائے اُس کے لیے متبادل کے لیے کوئی ٹرانسفارمر نہیں ہے، وہ ٹرانسفارمر اُترے گا، آئے گا یہاں پر کوئٹہ، کوئٹہ workshop میں ہفتے بعد میں repair ہوگا، ایک ہفتے بعد دوبارہ وہ ڈسٹرکٹ میں جائے گا۔ تو جناب اسپیکر صاحب! یہ کیسکو اور یہ گیس یہ بلوچستان کے لیے وبالے جان بن گئے۔ یقین جانیں جو بچے ہیں وہاں پر ہمارے علاقے میں آپ شہر کی بات کر رہا ہوں میں دیہات کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب! خدا کی قسم لوگ ٹھٹھر کر مر رہے ہیں مطلب آپ بتائیں۔ اگر ہم سندھ میں گیس استعمال کر رہے ہیں تو ہم cooking purpose کے لیے کرتے ہیں، اگر ہم لاہور میں کرتے ہیں، پنجاب میں کرتے ہیں cooking purpose کے لیے ہے۔ بلوچستان میں اگر گیس نہ ہو تو یہاں زندگی اور موت کا مسئلہ ہے، survival کا مسئلہ ہے، زندگیوں کا مسئلہ ہے۔ آپ اسلام اباد میں بیٹھ کے وفاقی وزیر صاحب یا سیکرٹری صاحبان یہ وفاقی جو حکومت ہے وہ۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر محکمہ آبپاشی): جناب اسپیکر! ایک ممبر صاحب کو دو گھنٹے دیں گے بولنے کے لیے۔

جناب اسپیکر: ہاں نہیں وہ بس ٹھیک point آپ کا آ گیا صحیح۔

جناب اصغر علی ترین: نہیں میرا right ہے میں بول سکتا ہوں میرا right ہے، جی میرا right ہے۔

جناب اسپیکر: آ گیا، آ گیا۔

جناب اصغر علی ترین: آپ coalition میں صادق عمرانی صاحب۔

جناب اسپیکر: کوئی نہیں آپ چھوڑے۔ نام نہ لیں، نام نہ لیں آپ please آپ continue۔

جناب اصغر علی ترین: آپ دیکھے صادق عمرانی صاحب آپ لوگوں تو کھڑے ہو کے یہ جواب دینا چاہیے کہ جی بالکل۔

جناب اسپیکر: اصغر صاحب آپ continue کریں۔ اور windup کریں please۔

جناب اصغر علی ترین: تو جناب اسپیکر صاحب! یہ جو ہمارے ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں اِن سے ہمارا request ہیں۔ ہم یہاں کوئی لڑنے کے لیے نہیں آئے ہیں، نہ جھگڑنے کے لیے ہے، نہ کوئی میں آپ کے ساتھ کوئی غلط بات کر رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: windup کریں، windup کریں۔

جناب اصغر علی ترین: بھائی پیپلز پارٹی کے صدر آپ کے ہیں، نون لیگ کے ہیں، وزیراعظم آپ کا ہے۔ آپ تو ہمارے مسئلے حل کریں ہم آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہیں، آپ کے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہے۔ پبلک رو رہی ہے آپ کو اندازہ نہیں ہے۔ آپ کے گھر میں گیس ہے صادق عمرانی صاحب! میرے گھر میں گیس ہے، باقی دوستوں کے گھروں میں گیس اور بجلی ہوگی۔ جن کے گھروں میں مہینوں سے گیس نہیں آئی ہے اور جن کے گھروں میں 20، 20 گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہے۔ آپ جا کے اُن کے بچوں سے پوچھیں کہ ابھی کیا کیفیت کیا صورتحال ہے۔

جناب اسپیکر: thank you very much.

جناب اصغر علی ترین: تو جناب اسپیکر صاحب! آپ رولنگ دیں یہ کیسکو چیف کو بلائیں اور یہ صوبائی حکومت سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ وہ وفاق سے رجوع کرے کمیٹی بنائے کوئی لے جائے۔ تا کہ یہ دو مہینے سکھ کے گزریں۔ ابھی تو سردیاں شروع ہی نہیں ہوئیں۔

جناب اسپیکر: ok please ہو گیا point آ گیا بس ٹھیک ہے۔ کر لیتے ہیں۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! رولنگ دیں تا کہ once for all یہ مسئلہ ختم ہو جائے۔

جناب اسپیکر: نہیں اِس چیز کو دیکھیں جو آپ ذکر کر رہے تھے ناں خاص کر بجلی کے حوالے سے کہ کیسکو چیف یہ کہتا ہے کہ اُن کے واجبات ہیں گورنمنٹ کے اور پر فیڈرل گورنمنٹ کے اُوپر وہ سی ایم صاحب کے ساتھ discuss کر کے اُس کو کہہ گئے کہ یا اُسکو خود بلائیں اِن واجبات کے متعلق بتائیں کوئی direction دے اُن کو۔ تا کہ بجلی کا مسئلہ کسی نا کسی طریقے سے حل ہو۔ تو وہ اِس طرح میری رولنگ سے میں کہتا ہوں اِس کو تھوڑا سا اور بہتر کیا جا سکتا ہے، بہتر کریں گے انشاءاللہ۔ کوئی اور issue ہے کیا آپ کا؟ جی آپ دستگیر صاحب! کس پر بات کرنا چاہتے ہیں؟

حاجی غلام دستگیر بادینی: سر! میں کیسکو پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: کیسکو پر ہو جائے گا وہ بات کر لیتے ہیں اُسکو اور آپ۔ جی

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! public of interest پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ تشریف رکھیں جی ایک منٹ ڈاکٹر محمد نواز صاحب!

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: جناب اسپیکر صاحب! مَیں نے پہلے بھی یہاں اسمبلی فلور پر بات کی تھی کہ جب ہم کوئٹہ سے نکلتے ہیں کراچی کی طرف حیدرآباد سکھر کی طرف۔ وہاں ڈیرہ اسماعیل خان یا ڈیرہ غازی خان کی طرف مَیں چاروں طرف اِس دو مہینے میں نکلا ہوں بائی روڈ مَیں نے سفر کیا ہے جناب اسپیکر صاحب! کل بھی میں DG خان کے راستے لورالائی،

لورالائی سے کوئٹہ آیا ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب! مَیں کہتا ہوں ہمارے اور بھی کسی معزز رکن نے اِس راستے پر سفر کیا ہوگا By Road کسٹم چیک پوسٹ، پولیس چیک پوسٹ اور اِس کے علاوہ جو FC کی چیک پوسٹیں ہیں اِس پر کم از کم ہر چیک پوسٹ پر، دو کلو میٹر تک گاڑیاں کھڑی رہتی ہیں یہاں جو ہماری کوچز ہوتی ہیں اِن میں خواتین، بچے، چھوٹے بڑے سارے ہوتے ہیں ہمارے جو trucks ہیں وہاں اُن میں فروٹ سبزی وغیرہ ہوتے ہیں اور جو بھی بائی روڈ سفر کر رہے ہوتے ہیں اُن کو بہت ہی زیادہ مشکلات ہیں۔ checking کے بہانے وہاں گھنٹوں ٹریفک کھڑی رہتی ہے اوّل تو روڈ ہمارے چھوٹے ہیں سنگل روڈ ہے کوئی ڈبل روڈ ہمارے صوبے سے کسی اور صوبے کو نہیں نکلتا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہی روڈز تھے یہی چیک پوسٹس تھیں ہم نے زندگی میں کبھی ایسا نہیں دیکھا ہے لیکن اِس وقت اِتنی تکلیف ہوتی ہے کہ آپ یہاں سے DG خان کم از کم 8 گھنٹے میں یہ سفر پورا طے کر لیتے تھے کل مَیں 13 گھنٹے میں یہاں کوئٹہ پہنچا ہوں DG خان سے۔ یہ لوگوں کو تکلیف ہے بچے تھے، بیمار تھے، خواتین تھیں، لوگ تھے ایسی خواتین بھی مَیں نے دیکھیں کہ وہ بیمار تھیں hospital لے جا رہے تھے لیکن اُن کے لئے بھی کوئی راستہ نہیں تھا ٹریفک اتنی جام تھی کہ جس کی کوئی حد نہیں ہے۔ لیکن وہاں کوئی اصول نہیں تھا کوئی قانون نہیں تھا وہاں جو ہمارے ٹرانسپورٹر تھے سخت تکلیف میں تھے۔ ٹرک جو 12 گھنٹے کا سفر ہے کم از کم اُس کو تو 24 گھنٹے لگ جاتے ہیں اُن کی جو سبزی ہیں یا فروٹ ہیں وہ تو وہاں گل سڑھ جاتے ہیں اور جناب اسپیکر صاحب! آپ سے مَیں نے پہلے بھی اِس بات کا ذکر کیا تھا کہ خُدا را اعلیٰ حکام سے آپ بات کریں چاہے FC ہو چاہے کسٹم ہو، چاہے جو بھی چیک پوسٹ ہو، پولیس چیک پوسٹ ہو، اور باقاعدہ اب کسٹم جو ہمارے کلکٹر ہے اُن کو اپنے چیمبر میں بلا لیں اُن سے یہ کہہ دیں اور معزز اراکین کو بھی اپنے چیمبر میں بلا کر کے اُن سے اُن کے discussion کروائیں اور کسٹم کلکٹر سے کہیں کہ بھئی خدارا آپ اتنی زیادہ وہ مت کریں آپ اِن کو ٹھیک چیکنگ کریں ہم چیکنگ کے خلاف نہیں ہیں آپ کا کسٹم سمگلنگ کی روک تھام کرتا ہے اُس پر ہمیں objection لیکن لوگوں کو اتنی زیادہ تکلیف نہ دیں۔ بڑے بڑے وہاں سریے رکھے ہوتے ہیں وہ ٹرک کے اندر جاتے ہیں اور کتنا نقصان ہو جاتا ہے اُس ٹرک میں ہر قسم کا فروٹ ہے اُس میں مختلف چیزیں ہوتی ہیں۔ تو مَیں آپ سے یہ request کرتا ہوں جناب اسپیکر صاحب! کہ آپ کلکٹر کسٹم کو بلا لیں، IG پولیس کو بلا لیں، FC کو بلا لیں اُن کی میٹنگ اپنے چیمبر میں ہمارے جتنے بھی معزز اراکین ہیں اُن سے کروا دیں تا کہ ہم اپنی فریاد اُن تک پہنچائیں آپ کی بڑی مہربانی ہوگی thank you very much۔

جناب اسپیکر: thank you۔ جی۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: کورم، ٹوٹ گیا؟ کورم پورا کرنے کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔کورم پورا کرنے کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔اب دس منٹ کیلیئے وقفہ کر دیتے ہیں نماز کا؟ مولوی صاحب اگر آپ کی اجازت ہو سب کی۔تو 10 منٹ کے لئے کورم کا بھی اشارہ بھی ہو گیا تو نماز بھی پڑھ لیتے ہیں اور آ جاتے ہیں۔10 منٹ کے لئے وقفہ کرتے ہیں۔نہیں نہیں وہ ممبرز کھڑے ہوئے ہیں۔

(10 منٹ کیلیئے نماز عصر کا وقفہ کیا گیا)

جناب اسپیکر: ختم کر دیں ہاں نہیں ابھی تو بات نہیں کر سکتے ہیں جب تک کورم پورا نہ ہو۔

سید ظفر علی آغا: مجھے پبلک انٹرسٹ پر بات کرنی ہے۔

جناب اسپیکر: دیکھیں! میری گزارش سنیں اب جب کورم پورا ہو گا تب آپ بات کر سکیں گے۔اگر آپ کہتے ہیں اِس کو windup کر دیں تو۔۔۔

سید ظفر علی آغا: ابھی تو آپ نے نماز کے لئے وقفہ دیا ہے۔

جناب اسپیکر: جی۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: اسپیکر صاحب! آپ کسٹم کلکٹرز کے لئے آپ نے کوئی۔۔۔

جناب اسپیکر: OK OK دس منٹ کے لئے نماز عصر کا وقفہ دیتے ہیں۔کورم کی گھنٹیاں بجائی جائیں۔

جناب اسپیکر: یہ treasury benches میرے خیال میں کورم problem آ رہی ہے آپ کو، کورم پورا نہیں ہو رہا ہے۔ اِس لئے اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ 21 نومبر 2025ء بوقت سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: کل بروز جمعرات 20 نومبر 2025ء کو اِن کیمرہ بریفنگ ہو گی۔thank you very much

(اسمبلی کا اجلاس شام 5 بجکر 16 منٹ پر اختتام پزیر ہوا)

☆☆☆